زکوٰۃ وصدقات کی اہمیت اور فوائد کا بیان

رَادُّ القحط والوبا

و

اَعَزُّ الاِکتناہ

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ

مکتبۂ رضویہ

مکان ۱۱۱ محلہ اچنت گڑھ انجمن شیڈ لاہور

سلسلہ اشاعت ع ۱۰

۶۸۷
۹۲

اَنْتَ لَہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

ہر چہ داری صرف کن در راہِ او ○ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا

رادُّ القحطِ والوَبا بدعوۃِ الجیرانِ ومواساۃِ الفقراء

۱۳۱۲ھ

اعزُّ الاکتناہ فی ردِّ صدقۃِ مانعِ الزکوٰۃ

۱۳۰۹ھ

(۱) صدقہ قحط و وبا کا علاج ہے گناہوں کا کفارہ، وسعتِ رزق کا مجرب عمل اور بخشش کا وسیلہ ہے (۲) صاحب نصاب زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کے صدقات و خیرات مقبول نہیں تاوقتیکہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے اور جس کے ذمہ فرائض ہوں اس کے نوافل قابل قبول نہیں

ہر دو رسائل:

از امام اہلسنت اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۳۹۲ھ ـــــ ناشر ـــــ ۱۹۷۲ء

مکتبہ رضویہ

مکان نمبر ۱۱۱ محلہ اچنت گڑھ انجمن شیڈ لاہور

کتابت:۔ شاہ عبد العزیز گوجرانوالہ ... آبادی

قیمت ۹۰ پیسے

اعلیٰحضرت امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ العزیز

مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، ریاضی داں، متکلم، حافظ، قاری، مفتی جملہ علوم کے متبحر فاضل، شیخ طریقت، مجدّد شریعت اور نعت گو شاعر محلہ جسولی بریلی میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خان، علامہ عبدالعلی رامپوری، مرزا قادر بیگ اور مولانا شاہ ابوالحسین نوری مارہروی سے علوم دینیہ اور مسائل طریقت کا استفادہ کیا۔ پونے چودہ سال کی عمر میں سندِ فراغ حاصل کرکے تدریس، افتاء اور تصنیف کی مسند پر فائز ہوگئے ۱۸۷۷ء میں حضرت شاہ آل رسول مارہروی سے سلسلۂ قادریہ میں بیعت ہوئے اور تمام سلاسل میں اجازت و خلافت سے مشرّف ہوئے ۱۸۷۸ء میں والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت اور حج کے لئے گئے وہاں مفتی شافعیہ مولانا سید احمد دحلان اور مفتی حنفیہ مولانا عبدالرحمٰن وغیرہ سے حدیث، تفسیر فقہ اور اصول کی سندیں حاصل کیں ۱۹۰۶ء میں دوبارہ سفر زیارت کیا مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران نوٹ کے مسائل کے بارے میں "کفل الفقیہ الفاہم" عربی اور بعض سوالات کے جواب میں "الدولۃ المکیۃ" عربی ضخیم کتاب یادداشت کی مدد سے چند گھنٹوں میں لکھی جس پر حرمین شریفین کے اکابر علماء نے گراں قدر تقریظیں لکھی ہیں۔

آپ نے پچاس مختلف علوم و فنون میں ایک ہزار کے لگ بھگ کتابیں لکھیں جن میں سے "فتاویٰ رضویہ" بارہ ضخیم جلدوں میں "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" قرآن کریم کا سلیس و رواں مستند تفاسیر کا نچوڑ اور اردو تراجم میں امتیازی شان کا حامل ترجمہ اور "جد الممتار" علامہ ابن عابدین شامی کی شہرہ آفاق کتاب "ردالمحتار" کا پانچ مبسوط جلدوں میں عربی حاشیہ نہایت اہم ہیں۔ اہلِ سنت و جماعت کے افراد آپ سے گہری عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کو "اعلیٰحضرت" کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں۔

جب گاندھی کی آندھی چلی اور بڑے بڑے زعماء "ہندو مسلم اتحاد" کے پُر فریب نعرے

سے متاثر ہوگئے اس وقت آپ کی ذات گرامی ہی تھی جس نے بروقت کتاب وسنت کی روشنی میں "دو قومی نظریہ" پیش کیا اور اتحاد کے اس نعرے کے خوفناک مضمرات سے آگاہ کیا بعد کے حالات وواقعات نے ان کی دور اندیشی اور ژرف نگاہی کا ایسا ثبوت مہیا کر دیا کہ آج کوئی مسلمان "دو قومی نظریئے" کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔

علوم دینیہ کے جلیل القدر فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ شعر وسخن کا ذوق بھی رکھتے تھے لیکن ان کا ذوقِ سلیم حمد وثنا اور نعت ومنقبت کے علاوہ کسی صنفِ سخن کی طرف متوجہ نہیں ہوا، ان کے کلام میں عالمانہ وقار ہے۔ قرآن وحدیث کی ترجمانی ہے۔ سوز وساز اور کیف وسرور ہے آپ کے مشہور زمانہ سلام کی گونج پاک وہند کے کسی بھی گوشے سے سنی جاسکتی ہے

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں! کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے!

شریعت وطریقت کا یہ آفتاب ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو نماز جمعہ کے وقت بریلی شریف میں روپوش ہوگیا۔

اعلیحضرت قدس سرہ کے دو رسالے ہدیۂ قارئین ہیں۔ پہلا رسالہ "رادُّ القحط والوباء" ہے اس میں کتاب وسنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ، قحط ووبا کا علاج ہے گناہوں کا کفارہ وسعت رزق کا مجرب عمل اور بخشش کا وسیلہ ہے یہ نایاب رسالہ عرصہ کے بعد منظر عام پر آرہا ہے دوسرا رسالہ "اعز الاکتناہ" ہے اس میں زکوٰۃ کی اہمیت کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ صاحبِ نصاب زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کے صدقات وخیرات مقبول نہیں۔ تاوقتیکہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے اور جس کے ذمہ فرائض ہوں اس کے نوافل قابل قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ توفیق عمل عطا فرمائے۔ آمین

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

محمد عبد الحکیم شرف قادری

اشاعت العلوم چکوال ضلع جہلم

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

• از کانپور مدرسہ فیض عام مرسلہ مولوی احمد اللہ تلمیذ مولوی احمد حسن صاحب، ربیع الآخر شریف ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیار[1] میں اس طرح کا رواج ہے کہ کوئی بلاد میں ہیضہ چیچک قحط سالی وغیرہ آجائے تو دفع بلا کے واسطے جمیع محلہ والے مل کر فی سبیل اللہ اپنا اپنا حسب استطاعت چاول، گیہوں و پیسہ وغیرہ اٹھا کر کھانا پکاتے ہیں اور مولویوں اور مُلّاؤں کو بھی دعوت کر کے ان لوگوں کو بھی کھلاتے ہیں اور جمیع محلہ دار بھی کھاتے ہیں۔ آیا اس صورت میں محلہ دار کو مطبوخہ کا کھانا جائز ہوگا یا نہ طعام مطبوخہ کھانے کے لئے مانع وغیر مانع پر کیا حکم دیا جاتا ہے۔ بیّنوا توجروا۔

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی وضع البرکۃ فی جماعۃ الاخوان و قطع الھلکۃ بتواصل الاحباء والجیران والصلٰوۃ والسلام علی صاحب الشفاعۃ مجیب الدعوۃ ومحب الجماعۃ دافع البلاء، والوباء والقحط والمجاعۃ وعلٰی اٰلہٖ وصحبہٖ وجماعۃ المسلمین وعلینا فیھم یا ارحم الراحمین اٰمین اٰمین اٰمین یا ربنا اٰمین۔

[1] یعنی بنگال میں کہ یہ سوال کانپور میں دیکھ کر آیا تھا کانپور سے بغرض تحریر جواب بھیجا گیا ۱۲

الجواب فعل مذکور بقصد مسطور اور اہل دعوت کو وہ کھانا، کھانا شرعاً جائز وروا۔ جس کی ممانعت شرع مطہر میں اصلاً نہیں قال اللہ تعالیٰ لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعًا او اشتاتا تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کھاؤ مل کر یا الگ الگ، تو بے منع شرعی ارتکاب ممانعت جہالت وجرأت۔

وانا اقول وباللہ التوفیق نظر کیجئے تو یہ عمل چند دواؤں کا نسخہ جامعہ ہے۔ کہ اس سے مساکین وفقرا بھی کھائیں گے۔ علماء وصلحا بھی عزیز ورشتہ دار بھی قریب واہل جوار بھی تو اس میں بعدد ابواب جنت آٹھ خوبیاں ہیں۔ ۱۔ فضیلت صدقہ ۲۔ خدمت صلحا۔ ۳۔ صلۂ رحم، ۴۔ مواسات جار، ۵۔ سلوک نیک سے مسلمانوں خصوصاً غربا کا دل خوش کرنا، ۶۔ ان کی مرغوب چیزیں ان کے لئے مہیا کرنا، ۷۔ مسلمان بھائیوں کو کھانا دینا۔ ۸۔ مسلمانوں کا کھانے پر مجتمع ہونا، اور ان سب امور کو جب بہ نیت صالحہ ہوں باذن اللہ تعالیٰ رضائے خدا وعفو خطا و دفع بلا میں دخل تام ہے ظاہر ہے کہ قحط، وبا، ہر مصیبت وبلا گناہوں کے سبب آتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر۔ تو اسباب مغفرت ورضا ورحمت بلا شبہ اس کے عمدہ علاج ہیں۔

اب بتوفیق اللہ تعالیٰ احادیث سنیئے **حدیث ۱**۔ حضور پُرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ ان الصدقۃ لتطفئ غضب الرب وتدفع میتۃ السوء بے شک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان فی صحیحہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۲۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فانھا تقیم العوج وتدفع میتۃ السوء الحدیث۔ دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دیکر وہ کجی کو سیدھا اور بُری موت کو دُور کرتا ہے رواہ ابویعلی والبزار عن الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۳ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صدقۃ المسلم تزید فی العمر و تمنع میتۃ السوء بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو منع کرتا ہے رواہ الطبرانی و ابو بکر بن مقیم فی جزئہ عن عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۴ و ۵ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقۃ تطفئ الخطیئۃ وتقی میتۃ السوء صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر عن رافع بن مکیث الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دُوسری روایت میں ہے الصدقۃ تمنع میتۃ السوء صدقہ بُری موت کو روکتا ہے رواہ احمد عنہ والقضاعی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما -

حدیث ۶ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ لیدرؤ بالصدقۃ سبعین بابا من میتۃ السوء بے شک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب سے ستر دروازے بُری موت کے دفع فرماتا ہے رواہ الامام عبد اللہ بن مبارک فی کتاب البر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

• حدیث ۷ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقۃ تسد سبعین بابا من السوء - صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۸ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقۃ تمنع سبعین نوعا من انواع البلاء اھونھا الجذام والبرص صدقہ ستر بلا کو روکتا ہے جنکی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ رواہ الخطیب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۹ و ۱۰ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باکروا بالصدقۃ فان البلاء لایتخطاھا صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی رواہ الطبرانی عن امیر المؤمنین علی والبیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنھما -

حدیث ۱۱ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقات بالغدوات یذھبن العاھات صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کر دیتے ہیں - رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۲ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقۃ تمنع القضاء السوء صدقہ بُری قضا کو ٹال دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۳ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوا الذی بینکم وبین ربکم بکثرۃ ذکرکم لہ وکثرۃ الصدقۃ بالسر والعلانیۃ ترزقوا وتنصروا وتجبروا اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو اس کی یاد کی کثرت اور خفیہ وظاہر صدقہ کی تکثیر سے کہ ایسا کروگے تو روزی دیئے جاؤگے تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔

رواہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۴ تا ۱۷ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الصدقۃ تطفیٔ الخطیئۃ کما یطفیٔ الماء النار۔ صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن معاذ بن جبل ونحوہ ابن حبان فی صحیحہ عن کعب بن عجرۃ وکابی یعلی بسند صحیح عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وابن المبارک عن عکرمۃ مرسلا بسند حسن۔

حدیث ۱۸ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل المؤمن ومثل الایمان کمثل الفرس فی اٰخیتہ یجول ثم یرجع الی اٰخیتہ وان المؤمن لیسھو ثم یرجع الی الایمان فاطعموا طعامکم الاتقیاء واولوا معروفکم المؤمنین مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسّی سے بندھا ہُوا کہ چاروں طرف چر کر پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے یوں ہی مسلمان سے بھول ہو جاتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اس حدیث سے ظاہر کہ معالجۂ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے

حدیث ۱۹ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ان الصدقۃ وصلۃ الرحم یزید اللہ بھما فی العمر ویدفع بھما میتۃ السوء ویدفع بھما المکروہ

والمحذور بے شک صدقہ اور صلۂ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے۔ اور بری موت کو دفع فرماتا ہے اور مکروہ او اندیشہ کو دُور کرتا ہے رواہ ابو یعلی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۲۰ - فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت، مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے - رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۲۱ و ۲۲ - فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سرہ ان یمد لہ فی عمرہ ویوسع لہ فی رزقہ ویدفع عنہ میتۃ السوء فلیتق اللہ ولیصل رحمہ جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز اور رزق وسیع اور بری موت دفع ہو وہ اللہ سے ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے - رواہ عبد اللہ ابن الامام فی زوائد المسند و البزار بسند جید والحاکم فی المستدرک عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ والحاکم نحوہ فی حدیث عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۲۳ - فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلۃ القرابۃ مثراۃ فی المال محبۃ فی الاھل منسأۃ فی الاجل قریبی رشتہ داروں سے سلوک مال کا بہت بڑھانے والا آپس میں بہت محبت والانے والا، عمر کا زیادہ کرنے والا ہے۔ رواہ الطبرانی بسند صحیح عن عمرو بن سھل رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۲۴ - فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلۃ الرحم تزید فی العمر صلۂ رحم سے عمر بڑھتی ہے رواہ القضاعی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۲۵ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اعجل البر ثوابا صلۃ الرحم حتی ان اھل البیت لیکونون فجرۃ فتنموا اموالھم ویکثر عددھم اذا تواصلوا بے شک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلۂ رحم ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق

ہوتے ہیں۔ ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور انکے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلۂ رحم کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ دوسری روایت میں اتنا اور ہے۔ ومامن اھل بیت یتواصلون فیحتاجون کوئی گھروالے ایسے نہیں کہ آپس میں صلۂ رحم کریں پھر محتاج ہو جائیں رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

حدیث ۲۶ ۔ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلۃ الرحم وحسن الخلق و حسن الجوار یعمرن الدیار ویزدن فی الاعمار صلۂ رحم اور نیک خوئی اور ہمسایہ سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں رواہ الامام احمد والبیہقی فی الشعب بسند صحیح علے اصولنا عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث ۲۷ ۔ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنائع المعروف تقی مصارع السوء والآفات والھلکات واھل المعروف فی الدنیا ھم اھل المعروف فی الاٰخرۃ نیک سلوک کے کام بُری موتوں آفتوں ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دُنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے ہوں گے رواہ الحاکم فی المستدرک عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۲۸ ۔ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنائع المعروف تقی مصارع السوء والصدقۃ خفیا تطفیٔ غضب الرب وصلۃ الرحم زیادۃ فی العمر واھل المعروف فی الدنیا ھم اھل المعروف فی الاٰخرۃ واھل المنکر فی الدنیا ھم اھل المنکر فی الاٰخرۃ واول من یدخل الجنۃ اھل المعروف بھلائیوں کے کام بُری موتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیک سلوک (کچھ ہو کسی کے ساتھ ہو) سب صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے وہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی عقبیٰ میں بدی دیکھیں گے اور سب میں پہلے جو بہشت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث ۲۹ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان من موجبات المغفرۃ ادخالك السرور علی اخیك المسلم بے شک مغفرت واجب کر دینے والی چیزوں میں ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا رواہ الطبرانی فی الکبیر والوسیط عن الامام بن الامام سیدنا الحسن بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجوھھما

حدیث ۳۰ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم اللہ تعالیٰ کو فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا مسلمان کا جی خوش کرنا ہے - رواہ فیھما عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث ۳۱ تا ۳۳ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الاعمال ادخال السرور علی المؤمن کسوت عورتہ او اشبعت جوعتہ او قضیت لہ حاجتہ سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا ہے کہ تو اسکا بدن ڈھانکے، یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اس کا کوئی کام پورا کرے - رواہ فی الاوسط عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم ونحوہ ابو الشیخ فی الثواب والاصبھانی فی حدیث عن ابنہ عبد اللہ وابن ابی الدنیا عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث ۳۴ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من وافق من اخیہ شھوۃ غفر لہ یعنی جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہی شی مہیّا کردے - اللہ عزوجل اس کے لئے مغفرت فرمادے - رواہ العقیلی والبزار والطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولہ شواھد فی اللآلی۔

حدیث ۳۵ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اطعم اخاہ المسلم شھوتہ حرمہ اللہ علی النار جو اپنے بھائی مسلمان کو اس

کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ پر حرام کردے رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۳۶ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من موجبات الرحمۃ ، اطعام المسلم المسکین - رحمت الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمانوں کو کھانا کھلانا۔ رواہ الحاکم وصححہ ونحوہ البیہقی وابوالشیخ فی الثواب عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۳۷ تا ۴۶ - فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاۃ باللیل والناس نیام یعنی اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا قطعۃ من حدیث جلیل نفیس جمیل مشہور مستفیض مفید مفیض رواہ امام الائمۃ ابوحنیفۃ والامام احمد وعبد الرزاق فی مصنفہ والترمذی والطبرانی **عن** ابن عباس واحمد والترمذی والطبرانی وابن مردویہ **عن** معاذ بن جبل وابن خزیمۃ والدارمی والبغوی وابن السکن وابونعیم وابن بسطہ **عن** عبدالرحمٰن بن عایش واحمد والطبرانی عنہ عن صحابی والبزار **عن** ابن عمر و**عن** ثوبان والطبرانی **عن** ابی امامۃ وابن قانع **عن** ابی عبیدۃ بن الجراح والدارقطنی وابوبکر النیسابوری فی الزیادات **عن** انس وابوالفرج فی العلل تعلیقا **عن** ابی ھریرۃ وابن ابی شیبۃ مرسلا **عن** عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی رؤیۃ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربہ عزوجل ووضعہ تعالیٰ کفہ کما یلیق بجلالہ العظیم بین کتفیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتجلی لی کل شیئ وعرفت وفی روایۃ فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض وفی اخرے ما بین المشرق والمغرب وقد ذکرناہ مع تفاصیل طرقہ وتنوع الفاظہ فی کتابنا المبارک انشاء اللہ تعالیٰ سلطنۃ المصطفیٰ

فی ملکوت کل الورٰی واالحمد للہ علی ما اولی۔ مرقاۃ شریف میں ہے
اطعام الطعام ای اعطاءہ للانام من الخاص والعام۔

حدیث ۴۷ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الکفارات اطعام الطعام وافشاء السلام والصلوٰۃ باللیل والناس نیام گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا اور سلام ظاہر کرنا اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا رواہ الحاکم وصحح سندہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۴۸ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ من اطعم اخاہ حتی یشبعہ وسقاہ من الماء حتی یرویہ باعدہ اللہ من النار سبع خنادق مابین کل خندقین مسیرۃ خمس مائۃ عام جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے سات کھائیاں دُور کرے ہر کھائی سے دُوسری تک پانچسو برس کی راہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابو الشیخ فی الثواب والحاکم مصححا سندہ والبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حدیث ۴۹ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یباھی ملٰئکتہ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اپنے فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے (کہ دیکھو فضیلت اسے کہتے ہیں)
رواہ ابو الشیخ عن الحسن البصری مرسلا۔

حدیث ۵۰ و ۵۱ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخیر اسرع الی البیت الذی یوکل فیہ من الشفرۃ الی سنام البعیر خیر و برکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے جتنی جلد چھُری کوہان شتر کی طرف (کہ اونٹ ذبح کرکے سب سے پہلے اس کا کوہان تراشتے ہیں) رواہ ابن ماجۃ عن ابن عباس وابن ابی الدنیا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حدیث ۵۲ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الملائکۃ تصلی علی

احدکم مادامت مائدتہ موضوعۃ جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں۔ رواہ الاصبہانی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث ۵۳ ۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الضیف یاتی برزقہ ویرتحل بذنوب القوم یمحص عنھم ذنوبھم مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانیوالوں کے گناہ لے کر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۵۴ ۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی حدیث میں ہے۔ لان اطعم اخالی فی اللہ لقمۃ احب الی من ان اتصدق علی مسکین بدرھم ولان اعطی اخالی فی اللہ درھما احب الی من ان اتصدق علی مسکین بمائۃ درھم بے شک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دُوں اور اپنے دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سَو روپیہ خیرات کروں:۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عنہ عن جدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولعل الاظہر[علیہ] وقفہ کالذی یلیہ۔

حدیث ۵۵ ۔ سیدنا امیرالمؤمنین مولی المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ فرماتے ہیں۔ لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبۃ فاعتقہا۔ میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔ رواہ[علیہ] منہ وقفا علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

[علیہ] اظہر یہ ہے کہ یہ حدیث آئندہ حدیث کی طرح حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف ہے یعنی ان کا فرمان ہے ۱۲

[علیہ] اسے ابوالشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ۱۲

حدیث ۵۶ - کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے فرمایا اکٹھے ہو کر کھاتے ہو یا الگ الگ عرض کی الگ الگ فرمایا :- اجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ جمع ہو کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو تمہارے لئے اسی میں برکت رکھی جائیگی رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وحبان عن وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۵۷ - فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلوا جمیعًا ولا تفرقوا فان البرکۃ مع الجماعۃ مل کر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے رواہ ابن ماجۃ والعسکری فی المواعظ عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن -

حدیث ۵۸ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البرکۃ فی ثلثۃ فی الجماعۃ والثرید والسحور برکت تین چیزوں میں ہے مسلمانوں کے اجتماع اور طعام ثرید اور طعام سحری میں رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۵۹ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ وید اللہ علی الجماعۃ ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے اور دو کی خوراک چار کو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے - رواہ البزار عن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۶۰ - کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان احب الطعام الی اللہ تعالیٰ ما کثرت علیہ الایدی - بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں (یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا - رواہ ابو یعلی والطبرانی وابو الشیخ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ :- جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرم الٰہی وانعام حضرت رسالت پناہی تعالیٰ ربہٗ

وتکرم وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ۲۵ فائدے ملنے کی امید ہے۔

(۱) باذنہ تعالیٰ بُری موت سے بچیں گے۔ (حدیث ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۱۹-۲۱-۲۲-۲۷-۲۸ گیارہ حدیثیں) ستر دروازے بُری موت کے بند ہونگے۔ حدیث ۶

(۲) عمریں زیادہ ہوں گی۔ حدیث ۳-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۶-۲۸ نو حدیثیں۔

(۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ حدیث ۲۵ یہ تین فائدے خاص دفع وبا سے متعلق ہیں۔

(۴) رزق کی وسعت مال کی کثرت ہوگی۔ حدیث ۱۳-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۵ چھ حدیثیں۔ اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے حدیث ۲۵ -

(۵) خیر و برکت پائیں گے۔ حدیث ۵۰-۵۱-۵۶-۵۷-۵۸ پانچ حدیثیں یہ دونوں فائدے دفع قحط سے متعلق ہیں۔

(۶) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی۔ حدیث ۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۲۷ سات حدیثیں بُری قضا ٹلے گی حدیث ۲ - ستر دروازے بُرائی کے بند ہوں گے۔ حدیث ۷ ستر قسم کی بلا دُور ہوگی حدیث ۸ -

(۷) اُن کے شہر آباد ہونگے۔ حدیث ۲۶ -

(۸) شکستہ حالی دُور ہوگی۔ حدیث ۱۳ -

(۹) خوف اندیشہ زائل اور اطمینان خاطر حاصل ہوگا۔ حدیث ۱۹ -

(۱۰) مدد الٰہی شامل حال ہوگی۔ حدیث ۱۳-۵۹ دو حدیثیں -

(۱۱) رحمت الٰہی اُن کے لیے واجب ہوگی۔ حدیث - ۳۶

(۱۲) ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ حدیث ۵۲ -

(۱۳) رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔ حدیث ۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۴۰ پانچ حدیثیں

(۱۴) غضب الٰہی اُن پر سے زائل ہوگا۔ حدیث ۱ -

(۱۵) اُن کے گناہ بخشے جائیں گے۔ حدیث ۴-۵-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۲۹-۳۴-۴۰-۵۳ گیارہ حدیثیں۔ مغفرت ان کے لیے واجب ہوگی۔ حدیث ۲۹ - اُن کے

گناہوں کی آگ بجھ جائیگی۔ حدیث ۴-۵-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ چھ حدیثیں۔ یہ دس فائدے دفع قحط ووباہر گونہ امراض وبلا وقضائے حاجات وبرکات وسعادات کو مفید ہیں۔

(۱۶) خدمت اہل دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔ حدیث ۵۴

(۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔ حدیث ۵۵

(۱۸) اُن کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔ حدیث ۲

(۱۹) آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر خوبی کی منبع ہیں۔ حدیث ۲۳

(۲۰) تھوڑے صرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دُونا اُٹھتا حدیث ۵۹ وفیہ احادیث لو نذکرھا

(۲۱) اللہ عزوجل کے حضور درجے بلند ہوں گے۔ حدیث ۳۷ تا ۴۶ دس حدیثیں

(۲۲) مولیٰ تبارک وتعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مباہات فرمائے گا۔ حدیث ۴۹

(۲۳) روز قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے۔ حدیث ۲-۳۵-۴۸ تین حدیثیں۔ آتش دوزخ اُن پر حرام ہوگی۔ حدیث ۳۵

(۲۴) آخرت میں احسان الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایت مقاصد و غایت مرادات ہے۔ حدیث ۲۷-۲۸۔

(۲۵) خدا نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُر نور سید عالم سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعل اقدس کے تصدق میں سب سے پہلے داخل جنت ہوگا۔ حدیث ۲۸

اللہ اکبر غور کیجیے بحمد اللہ کیسا نسخہ جلیلہ جمیلہ۔ جامعہ کافیہ۔ شافیہ۔ صافیہ۔ وافیہ ہے کہ ایک مفرد دوا اور اس قدر منافع جانفزا وفضل اللہ اوسع واکبر واطیب واکثر۔ علما تو بغرض حصول شفا ودفع بلا۔ متفرق اشیا جمع فرماتے ہیں کہ اپنی زوجہ کو اس کا مہر کل یا بعض دے وہ اس میں سے کچھ بطیب خاطر اسے ہبہ کردے ان داموں کا شہد وروغن زیتون خریدے بعض آیات قرآنیہ خصوصاً سورۂ فاتحہ اور آیاتِ شفا رکابی

میں لکھ کر آبِ باراں اور وُہ نہ ملے تو آبِ دریا سے دھوئے۔ قدرے وہ روغن و شہد ملا کر پیئے بعونہٖ تعالیٰ ہر مرض سے شفا پائے کہ اس نے دُو شفائیں قرآن و شہد دُو برکتیں باران و زیت اور مِنی دمری زرِ موہوب ہر پانچ چیزیں جمع کیں لقولہ تعالے لُنَنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ - وقولہ تعالے فیہ شفاء للناس - وقولہ تعالےٰ ونزلنا من السماء ماء مبارکًا وَقولہ تعالیٰ شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ - وقولہ تعالےٰ فان طبن لکم عن شیئٍ منہ نفسا فکلوہ ھنیئًا مّریئًا۔

یعنی ہم اتارتے ہیں قرآن سے وُہ چیز کہ شفا و رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔ شہد میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ اور اتارا ہم نے آسمان سے برکت والا پانی۔ مبارک پیڑ زیتون کا۔ پھر اگر عورتیں اپنے جی کی خوشی کے ساتھ تمہیں مہر میں سے کچھ دیدیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

ان مبارک ترکیبوں کی طرف حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضیٰ شیرِ خدا مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی وحضرت سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدایت فرمائی ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں بسند حسن حضرت مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا اذا اشتکی احدکم فلیستوھب من امرأتہ من صداقھا درھما فلیشتر بہ عسلا ثم یاخذ ماء السماء فیجمع ھنیئا مریئا مبارکا -

جب تم میں کوئی بیمار ہو تو اُسے چاہیئے اپنی عورت سے اس کے مہر میں سے ایک درہم ہبہ کرائے اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لے کر رچتا پچتا برکت والا جمع کرے گا۔ اور ایک بار فرمایا۔ اذا اراد احدکم الشفاء فلیکتب ایۃ من کتاب اللہ فی صحفۃ ولیغسلھا بماء السماء ولیاخذ من امرأتہ درھما عن طیب نفسہ منھا فلیشتر بہ عسلا فلیشربہ فانہ شفاء جب تم میں کوئی شخص شفا چاہے تو قرآن عظیم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آبِ باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بے شک شفا ہے۔ ذکرہ

الامام القسطلانی فی المواھب اللدنیہ - علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں
مرض عوف بن مالک الاشجعی الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فقال
ائتونی بماء فان اللہ تعالیٰ یقول ونزلنا من السماء ماء مبارکا ثم قال
ائتونی بعسل وتلا الآیۃ فیہ شفاء للناس ثم قال ائتونی
بزیت وتلا من شجرۃ مبارکۃ فخلط ذلک بعضہ ببعض وشربہ فشفا۔
عوف بن مالک اشجعی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیل ہوئے فرمایا پانی لاؤ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اتارا آسمان سے برکت والا پانی پھر فرمایا شہد لاؤ اور آیت پڑھی کہ اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے پھر فرمایا روغن زیتون لاؤ اور آیت پڑھی کہ برکت والے پیڑ سے پھر ان سب کو ملا کر نوش فرمایا شفا پائی۔

تو جب متفرقات کا جمع کرنا جائز و نافع ہے تو یہ تو ایک ہی دوا سب خوبیوں کی جامع ہے اس کی کامل نظیر نسخۂ امام اجل حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک شاگرد رشید حضرت امام الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نسخۂ جلیلہ رؤیائے حضور پُر نور سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں میرے سامنے ایک شخص نے امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی اے عبدالرحمٰن سات برس سے میرے ایک زانو میں پھوڑا ہے قسم قسم کے علاج کئے طبیبوں سے رجوع کی کچھ نفع نہ ہوا فرمایا۔ اذھب فانظر موضعا یحتاج الناس الماء فیہ فاحفر ھناک بیرا فانی ارجوا ان تنبع لک ھناک عین ویمسک عنک الدم۔ جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں کو پانی کی حاجت ہو وہاں ایک کنواں کھود اور (براہ کرامت یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خون بہنا تھم جائیگا۔ ففعل الرجل فبرأ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہوگیا۔ رواہ الامام البیہقی عن علی قال سمعت ابن المبارک وسئلہ الرجل فذکرہ۔

امام بیہقی فرماتے ہیں اسی قبیل سے ہمارے استاد ابو عبداللہ حاکم (صاحب مستدرک) کی حکایت ہے کہ ان کے منہ پر پھوڑے نکلے طرح طرح کے علاج کئے نہ گئے قریب

ایک سال کے اسی حال میں گذرا انہوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابوعثمان صابونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ان کی مجلس میں دعا کی درخواست کی امام نے دعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی۔ دوسرا جمعہ ہوا کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر پلٹ کر گئی اور شب کو ابوعبداللہ حاکم کے لئے دعا میں کوشش کی خواب میں جمال جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف ہوئی گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں۔ قولی لابی عبد اللہ یوسع الماء علی المسلمین ابو عبداللہ سے کہہ مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے امام بیہقی فرماتے ہیں میں وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا انہوں نے اپنے دروازے پر ایک سقایہ بنانے کا حکم دیا جب بن چکا اس میں پانی بھروایا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا ایک ہفتہ نہ گذرا تھا کہ شفا ظاہر ہوئی پھوڑے جاتے رہے چہرہ اس اچھے سے اچھے حال پر ہوگیا جیسا کبھی نہ تھا اس کے بعد برسوں زندہ رہے۔

بالجملہ مسلمانوں کو چاہیئے اس پاک مبارک عمل میں چند باتوں کا لحاظ واجب جانیں کہ ان منافع جلیلہ دنیا و آخرت سے بہرہ مند ہوں۔

(۱) تصحیح نیت کہ آدمی کی جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی پھل پاتا ہے نیک کام کیا اور نیت بری تو وہ کچھ کام کا نہیں انما الاعمال بالنیات تو لازم کہ ریا یا ناموری وغیرہ اغراض فاسدہ کو اصلاً دخل نہ دیں ورنہ نفع درکنار نقصان کے سزاوار ہوں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۲) صرف اپنے سر سے بلا ٹلنے کی نیت نہ کریں کہ جس نیک کام میں چند طرح کے اچھے مقاصد ہوں اور آدمی ان میں ایک ہی کی نیت کرے تو اسی لائق ثمرہ کا مستحق ہوگا انما لکل امرئ ما نوی جب کام کچھ بڑھتا نہیں صرف نیت کر لینے میں ایک نیک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلا وجہ اپنا نقصان ہے۔ ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں کہ اس عمل میں کتنی نیکیوں کی نیت ہو سکتی ہے ان سب کا قصد کریں کہ سب کے منافع پائیں بلکہ حقیقتاً اس عمل سے بلا ٹلنا بھی انہی نیتوں

کا پھل ہے جیسا کہ ہم نے احادیث سے روشن کر دیا تو بغیر ان نیتوں اسنی صدقہ فقرا و خدمت صلحا وصلۂ رحم و احسان جار وغیرہ مذکورات کے بلا ٹلنے کی خالی نیت پوست بے مغز ہے۔

(۳) اپنے مالوں کی پاکی میں حد درجہ کی کوشش بجا لائیں کہ اس کام میں پاک ہی مال لگایا جائے اللہ عزوجل پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔ الشیخان والنسائی والترمذی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقبل اللہ الا الطیب ھو قطعۃ حدیث وفی الباب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ناپاک مال والوں کو یہ رونا کیا تھوڑا ہے کہ ان کا صدقہ خیرات فاتحہ نیاز کچھ قبول نہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۴) زنہار زنہار ایسا نہ کریں کہ کھاتے پیتوں کو بلائیں محتاجوں کو چھوڑیں کہ زیادہ مستحق وہی ہیں اور انہیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انہیں ایذا دینا اور دل دکھانا ہے مسلمان کی دل شکنی معاذ اللہ وہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کر دے گی ایسے کھانے کو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا فرمایا کہ پیٹ بھرے بلائے جائیں جنہیں پرواہ نہیں اور بھوکے چھوڑ دیئے جائیں جو آنا چاہتے ہیں مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یمنعھا من یاتیھا ویدعی الیھا من یاباھا وللطبرانی فی الکبیر والدیلمی فی مسند الفردوس بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ یدعی الیہ الشبعان ویحبس عنہ الجائع وفی الباب غیرھما۔

(۵) فقرا کہ آئیں ان کی مدارات و خاطر داری میں سعی جمیل کریں اپنا احسان ان پر نہ رکھیں بلکہ آنے میں ان کا احسان اپنے اوپر جانیں کہ وہ اپنا رزق کھاتے اور تمہارے گناہ مٹاتے ہیں اٹھانے بٹھانے بلانے کھلانے کسی بات میں برتاؤ ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دکھے کہ احسان رکھنے ایذا دینے سے صدقہ بالکل اکارت جاتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لہم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ٥ قول معروف ومغفرۃ خیر من صدقۃ یتبعھا اذی واللہ غنی حلیم ٥ یٰایھا الذین اٰمنوا لا تبطلوا صدقٰتکم بالمن والاذیٰ کالذی ینفق مالہ رئاء الناس الاٰیۃ - جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال خدا کی راہ میں پھر اپنے دیئے کے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ دل دکھانا اُن کے لئے ان کا ثواب ہے اپنے رب کے پاس نہ اُن پر خوف اور نہ وہ غم کھائیں اچھی بات (کہ ہاتھ نہ پہنچا تو میٹھی زبان سے سائل کو پھیر دیا) اور درگزر (کہ فقیر نے ناحق ہٹ یا کوئی بے جا حرکت کی تو اس پر خیال نہ کیا اسے دُکھ نہ دیا) یہ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ ہے (کہ تمہارے صدقہ وخیرات کی پرواہ نہیں رکھتا، احسان تم پر کرتے ہو) حلم والا ہے (کہ تمہیں بے شمار نعمتیں دے کر تمہاری سخت نافرمانیوں سے درگذر فرماتا ہے تم ایک نوالہ محتاج کو دیکر دو جہ بے وجہ اسے ایذا دیتے ہو) اے ایمان والو! اپنی خیرات اکارت نہ کرو۔ احسان رکھنے اور دل ستانے سے اس کی طرح جو مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو (کہ اس کا صدقہ سرے سے اکارت ہے والعیاذ باللہ رب العالمین)

ان سب باتوں کے لحاظ کے ساتھ اس عمل کو ایک ہی بار نہ کریں بار بار بجا لائیں کہ جتنی کثرت ہوگی اتنی ہی فقرا وغربا کی منفعت ہوگی اتنی اپنے لئے دینی ودنیوی وجسمی وجانی رحمت وبرکت ونعمت وسعادت ہوگی خصوصاً ایام قحط میں جب تک عیاذاً باللہ قحط رہے روزانہ ایسا ہی کرنا مناسب کہ اس میں نہایت سہل طور پر غربا و مساکین کی خبرگیری ہو جائے گی اپنے کھانے میں اُن کا کھانا بھی نکل جائیگا دیتے ہوئے نفس کو معلوم بھی نہ ہوگا ۔ اور برکت کی وجہ سے سو کا کھانا دو سو کو کفایت کریگا۔ قحط عام الرماد میں حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا قصد ظاہر فرمایا ۔ وباللہ التوفیق وہدایۃ الطریق ۔

الحمد للہ کہ تیئہ جواب نفیس ولاجواب عشرۂ اوسط ماہ فاخر ربیع الآخر کے تین

جلسوں میں تسویداً و تبییضاً تمام اور بلحاظ تاریخ زاد القحط والوباء بدعوۃ الجیران
و مواساۃ الفقراء[۱۳۱۲ھ] نام ہوا۔
واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علی
سید المرسلین محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم
وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

مطبوعات مکتبہ رضویہ

نامِ حق مع حاشیہ فضلِ حق (اردو)	از محمد عبدالحکیم شرف قادری	-/۷۵
اقامۃ القیامۃ	از اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی	-/۹۰
ایذان الاجر	" " " " "	-/۷۵
الحجۃ الفائحۃ واتیان الارواح	" " " "	-/۶۰
النیّرۃ الوضیۃ	از اعلیحضرت " " " "	زیر طبع
الکافی شرح ایساغوجی	از مولانا فضلِ حق رامپوری	-/۶۰
حاشیہ مولانا احمد حسن کانپوری علی حمد اللہ شرح سلم		۱۲/۲۵

مکتبہ رضویہ مکان نمبر ۱۱۱ محلہ اچنت گڑھ انجن شیڈ لاہور

اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ
۱۳۰۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مسئلہ از پیلی بھیت مرسلہ عبد الرزاق خاں ذی قعدۃ الحرام ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے روپیہ کی زکوٰۃ تو نہیں دیتا ہے مگر روپیہ مصرف خیر میں صرف کرتا ہے یعنی ہر روز فقرا کو زرِ نقد و غلہ تقسیم کرتا ہے اور ایک مسجد بنوائی ہے اور ایک گاؤں اس روپیہ سے خرید کر واسطے خیرات کے ہبہ کر دیا ہے اور تاحیات خود زرِ توفیر اس کا صرف کرتا رہے گا، مصرف خیر میں اب ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ جس روپیہ کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے اس روپیہ سے کسی قسم کی خیرات جائز نہیں ہے۔ ہر روز کی خیرات اور بنوانا مسجد کا اور گاؤں کا ہبہ کرنا سب اکارت ہے فلہٰذا فتویٰ طلب کیا جاتا ہے کہ جس روپیہ کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے اس روپیہ کو مصرف خیر میں صرف کرنا جیسا کہ بالا مذکور ہے درست ہے یا نہیں اور اگر نہیں درست ہے تو اس موضع کو ہبہ سے واپس لے کر دوبارہ اس قصد سے ہبہ کرے کہ اس موضع کی توفیر جو ہر سال وصول ہوا کرے گی بالعوض اس زرِ زکوٰۃ کے جو اس کے ذمہ زمانۂ ماضی کی دین ہے صرف ہوا کرے۔ بینوا توجروا۔

المکلف:۔ عبد الرزاق عرف نتھو خاں کھنڈساری ساکن پیلی بھیت
محلہ اشرف خاں

الجواب

زکوٰۃ اعظم فروض دین و اہم ارکان اسلام سے ہے ولہٰذا قرآن عظیم میں تبیس ۳۲ جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اس فرض اہم کی طرف بلایا صاف فرما دیا کہ زنہار نہ سمجھنا کہ زکوٰۃ دی تو مال میں سے اتنا کم ہوگیا بلکہ اس سے مال بڑھتا ہے :-
یمحق اللہ الربٰو ویربی الصدقٰت بعض درختوں میں کچھ اجزائے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہو جاتے ہیں کہ پیڑ کی اٹھان کو روک دیتے ہیں احمق نادان انہیں نہ تراشیگا کہ میرے پیڑ سے اتنا کم ہو جائے گا۔ پر عاقل ہوشمند تو جانتا ہے کہ ان کے چھانٹنے سے یہ نونہال لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یونہی مرجھا کر رہ جائیگا یہی حساب زکوٰتی مال کا ہے

حدیث (۱) میں ہے حضور پُرنور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- ماخالطت الصدقۃ اومال الزکوٰۃ مالا الا افسدتہ۔ زکوٰۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ و برباد کردے گا رواہ البزار والبیھقی، عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا -

دوسری ۲ حدیث میں ہے حضور والا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- ماتلف مال فی بر ولا بحر الا بحبس الزکوٰۃ خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تیسری ۳ حدیث میں ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من ادی زکوٰۃ مالہ فقد اذھب اللہ عنہ شرہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرما دیا۔ اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم فی المستدرک عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

چوتھی حدیث میں ہے حضور اعلیٰ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں :-
حصنوا اموالکم بالزکوٰۃ وداووا مرضاکم بالصدقۃ اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الحسن والطبرانی والبیھقی وغیرھما عن جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم -
اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ کر تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا، بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اُسے زمین میں ڈال دیتا ہے اُس وقت تو وہ اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا۔ مگر امید لگی ہے کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اُتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھانے اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوٰۃ کا بیج نہیں ڈالتا۔ وہ فرماتا ہے زکوٰۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل میں اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین و دنیا کی ایسی بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہان کا زیان مول لیتا ہے۔

حدیث (۱) میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-
ان تمام اسلامکم ان تؤدوا زکوٰۃ اموالکم تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ رواہ البزار عن علقمۃ -

حدیث (۲) حضور معلی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان یؤمن باللہ ورسولہ فلیؤد زکوٰۃ مالہ جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہو اُسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے یعنی ایمان کا تقاضا یہ ہی ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما -

حدیث (۳) حضور پُرنور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس زر و سیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی

آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی، کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وُہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یُوں ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔ اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھٰذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ۞ اور جو لوگ جوڑتے ہیں سونا چاندی اور اسے خدا کی راہ میں نہیں اٹھاتے یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں بشارت دے دُکھ کی مار کی جس دن تپایا جائیگا وُہ سونا چاندی جہنم کی آگ سے پس داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔

پھر اس داغ دینے کو بھی نہ سمجھئے کہ کوئی چہکا لگا دیا جائیگا یا پیشانی و پشت و پہلو کی فقط چربی نکل کر بس ہو گی بلکہ اس کا حال بھی حدیث سے سُن لیجئے۔

حدیث (۴) سیدنا ابُو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سرپستان پر وُہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائیگا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ اخرجہ الشیخان عن الاحنف بن قیس اور فرمایا میں نے حضور نبی اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدّی توڑ کر پیشانی سے رواہ مسلم۔

اور اس کے ساتھ اور بھی ایک کیفیت سن رکھیے۔

حدیث (۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائیگا نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائیگا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جُدا داغ دے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر۔

اے عزیز! کیا خدا و رسول کے فرمان کو یوں ہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کرکے بدن پر رکھ دیکھ پھر کہاں یہ خفیف گرمی کہاں وہ قہر آگ کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال۔ کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چہکا کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر وار پار ہونے والا غضب اللہ تعالےٰ مسلمان کو ہدایت بخشے آمین۔

حدیث (۶) مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اس کی تصدیق پڑھی کہ رب عزوجل فرماتا ہے۔ سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیٰمۃ جس چیز میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت کے دن رواہ ابن ماجۃ والنسائی وابن خزیمۃ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۷) فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اژدھا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا۔ یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائیگا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔ جب دیکھے گا کہ اس اژدہا سے کہیں مفر نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔ رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۸) فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وہ اژدھا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے؟ کہے گا۔ میں تیرا وہ بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑ کر مرا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی جاتا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا۔ وہ چبائے گا پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔ اخرجہ البزار والطبرانی وابن خزیمۃ وحبان عن ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

حدیث (۹) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اژدہا اس کا منہ اپنے پھن میں

لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۱۰) فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیا کے ہاتھوں۔ سن لو ایسے تونگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔ رواہ الطبرانی عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

حدیث (۱۱) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبانِ پاک محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رواہ ابن خزیمۃ واحمد و ابو یعلی وابن حبان۔

حدیث (۱۲) مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے اور زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا:۔ رواہ الاصبھانی۔

حدیث (۱۳) کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن تونگروں کے لئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ رواہ الطبرانی وابو الشیخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۱۴) کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی گرم آگ پتھر اور تھوہر اور سخت کڑوی جلتی بدبو گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ رواہ البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۱۵) دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی؟ عرض کی نہ! فرمایا، کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ عرض کی نہ! فرمایا تو زکوٰۃ دو۔ رواہ الترمذی والدارقطنی واحمد وابوداؤد والنسائی عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حدیث (۱۶) ایک بی بی چاندی کے چھلّے پہنے تھیں فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی انہوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہ ہی تجھے جہنم میں لے جانے کو بہت ہیں۔ رواہ ابوداود و الدارقطنی عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث (۱۷) کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۱۸) فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے۔ اُن میں ایک وہ تونگر کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا:۔ رواہ ابن خزیمۃ وحبان فی صحیحہما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غرض زکوٰۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں جنکی تاب آسکے۔ نہ دینے والے کو ہزارہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ، ضعیف البنیان انسان کی کیا جان اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہوکر خاک میں مل جائیں پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے۔ نادان سمجھتا ہے نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے اس کے قبول کی امید تو مفقود اور اس کے ترک کا عذاب گردن پر موجود۔ اے عزیز فرض خاص سلطانی قرض ہے اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ قرض نہ دیجیئے اور بالائی بے کار تحفے بھیجیئے وہ کب قابل قبول ہوں گے خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی

بارگاہ میں جو تمام جہان وجہانیان سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمالے۔ کوئی زمیندار مالگزاری تو بند کرلے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے دیکھو تو سرکاری مجرم ٹھہرتا ہے یا اُس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں؟ ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں مگر تحفہ میں آم خربوزے بھیجیں، کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا یا آتے ہوئے اس کی نادہندی پر جو آزار انہیں پہنچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا سبحٰن اللہ جب ایک کھنڈساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک احکم الحاکمین جل وعلا کے فرض کا کیا پوچھنا۔

لاجرم محمد بن المبارک بن الطباخ اپنے جزء املا اور عثمٰن بن ابی شیبہ اپنی سنن اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء اور ہناد فوائد اور ابن جریر تہذیب الآثار میں عبد الرحمٰن بن سابط وزید وزبید پسران حارث ومجاہد سے راوی لما حضر ابابکر ن الموت دعا عمر فقال اتق اللہ یا عمر واعلم ان للہ عملا بالنہار لایقبلہ باللیل وعملا باللیل لایقبلہ بالنہار واعلم انہ لایقبل نافلۃ حتی تؤدی الفریضۃ الحدیث۔ یعنی جب خلیفہ رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا۔ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا اے عمر اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں ہیں کہ انہیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے۔ اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے

ذکرہ العلامۃ ابرٰھیم بن عبد اللہ الیمنی المدنی الشافعی فی الباب الثالث عشر من کتاب القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب وفی الباب التاسع عشر من کتاب التحقیق فی فضل الصدیق وھو اول کتب کتابہ الاکتفا فی فضل الاربعۃ الخلفا ورواہ الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فی الجامع الکبیر فقال عن عبد الرحمٰن بن سابط وزید بن زبید بن

الجاہرت وجاھد قالوا الماحض الخ ۔

حضور پُرنور سیدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملۃ والدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا ایک جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کیلئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجا لائے فرماتے ہیں اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہوا اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود ہے پھر حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن قریب آئے اسقاط ہو گیا اب وہ نہ حاملہ ہے نہ بچہ والی ۔ یعنے جب پورے دنوں پر آکر اسقاط ہوا تو محنت تو پوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا ، حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی ۔ اب نہ حمل نہ بچہ نہ امید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوتی ہے ۔ ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس سے روپیہ تو اُٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہوا تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں! اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ :۔ "فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منہ واھین" یعنی فرض چھوڑ کر سنت و نفل میں مشغول ہوگا ۔ یہ قبول نہ ہونگے اور خوار کیا جائیگا ۔

یوں ہی شیخ محقق مولنٰا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے اس کی شرح میں فرمایا :۔ "ترک آنچہ لازم وضروری ست و اہتمام بر آنچہ نہ ضروری ست از فائدہ عقل و خرد دور است چہ دفع ضرر اہم است بر عاقل از جلب نفع بلکہ بحقیقت نفع دریں صورت منتفی ست ۔

حضرت شیخ الشیوخ امام شہاب الملۃ والدین سہروردی قدس سرہ العزیز عوارف شریف کے باب ۳۸ الثامن والثلثین میں حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

لہ لازم و ضروری امر کو چھوڑ کر غیر ضروری کو اپنانا عقل و خرد کے تقاضے سے بعید ہے کیونکہ عاقل کے نزدیک تحصیل نفع سے دفع ضرر اہم ہے بلکہ اس صورت (فرض ترک کرکے نفل ادا کرنے) میں درحقیقت نفع مفقود ہے ۱۲ شرف قادری

"بُلغنا ان اللہ لا یقبل نافلۃ حتی یؤدی فریضۃ یقول اللہ تعالیٰ مثلکم کمثل العبد السوء بدأ بالھدیۃ قبل قضاء الدین" ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ عزوجل کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے فرماتا ہے کہ تمہاری اس بدبندہ کی مانند ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے خود حدیث میں ہے حضور پُر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ اربع فرضھن اللہ فی الاسلام فمن جاء بثلث لم یغنین عنہ شیئاً حتی یأتی بھن جمیعاً الصلوٰۃ والزکوٰۃ وصیام رمضان وحج البیت چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں کہ جو اُن میں سے تین ادا کرے وُہ اُسے کچھ کام نہ دیں جب تک پُوری چاروں نہ بجا لائے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج کعبہ رواہ الامام احمد فی مسندہ بسند حسن عن عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں" امرنا باقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ومن لم یزک فلا صلوٰۃ لہ" ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح، سبحٰن اللہ جب زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز روزے حج تک مقبول نہیں تو اس نفل خیرات نام کی کائنات سے کیا امید ہے بلکہ اُنہی سے اصبہانی کی روایت میں یُوں آیا کہ فرماتے ہیں "من اقام الصلوٰۃ ولم یؤت الزکوٰۃ فلیس بمسلم ینفعہ عملہ" جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔ الٰہی مُسلمانوں کو ہدایت فرما آمین۔

بالجملہ اس شخص نے آج تک جس قدر خیرات کی مسجد بنائی، گاؤں وقف کیا یہ سب امور صحیح و لازم تو ہوگئے کہ نہ اب دی ہوئی خیرات فقیر سے واپس کر سکتا ہے۔ نہ کئے ہُوئے وقف کو پھیر لینے کا اختیار رکھتا ہے۔ نہ اس گاؤں کی توفیر ادائے زکوٰۃ خواہ اپنے اور کسی کام میں صرف کر سکتا ہے کہ وقف بعد تمامی بلا ذم وحتمی ہو جاتا ہے جس کے

ابطال کا ہرگز اختیار نہیں رہتا فی الدر المختار الوقف عندھما حبسھا علی ملک اللہ تعالیٰ فیلزم فلا یجوز لہ ابطالہ ولا یورث عنہ وعلیہ الفتوٰی۔

مگر ہاں ہم جب تک زکوٰۃ پوری پوری نہ ادا کردے ان افعال پر امید ثواب و قبول، نہیں کہ کسی فعل کا صحیح ہو جانا اور بات ہے اور اس پر ثواب ملنا، مقبول بارگاہ ہونا اور بات ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص دکھاوے کے لئے نماز پڑھے۔ نماز صحیح تو ہو گئی فرض اُتر گیا پر نہ قبول ہوگی نہ ثواب پائے گا۔ بلکہ الٹا گنہگار ہوگا۔ یہی حال اس شخص کا ہے۔

اے عزیز! اب شیطان لعین کہ انسان کا عدو مبین ہے بالکل ہلاک کر دینے اور یہ ذرا سا ڈورا جو قصد خیرات کا لگا رہ گیا ہے جس سے فقرا کو تو نفع ہے اسے بھی کاٹ دینے کے لئے یوں فقرہ سوجھائے گا کہ جو خیرات قبول نہیں تو کرنے سے کیا فائدہ چلو اسے بھی دُور کرو اور شیطان کی پوری بندگی بجا لاؤ مگر اللہ عزوجل کو تیری بھلائی اور عذاب شدید سے رہائی منظور ہے تو وُہ تیرے دل میں ڈالے گا کہ اس حکم شرعی کا جواب یہ نہ تھا جو اس دشمنِ ایمان نے تجھے سکھایا اور رہا سہا بالکل ہی متمرد و سرکش بنایا بلکہ تجھے تو وُہ فکر کرنی تھی جس کے باعث عذاب سلطانی سے بھی نجات ملتی اور آج تک کے یہ وقف و مسجد و خیرات بھی سب مقبول ہو جانے کی امید پڑتی بھلا غور کرو وُہ بات بہتر کہ بگڑتے ہوئے کام پھر بن جائیں اکارت جاتی محنتیں از سرِ نو ثمرہ لائیں یا معاذ اللہ یہ بہتر کہ رہی سہی نام کو جو صورت بندگی باقی ہے اسے بھی سلام کیجئے اور کھلے ہوئے سرکشوں اشتہاری باغیوں میں نام لکھا لیجئے۔

وُہ نیک تدبیر یہی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے صدق دل سے توبہ کیجئے آج تک کہ جتنی زکوٰۃ گردن پر ہے فوراً دل کی خوشی کے ساتھ اپنے رب کا حکم ماننے اور اُسے راضی کرنے کو ادا کر دیجئے کہ شہنشاہ بے نیاز کی درگاہ میں باغی غلاموں کی فہرست سے نام کٹ کر فرمانبردار بندوں کے دفتر میں چہرہ لکھا جائے۔ مہربان مولےٰ جس نے جان عطا کی۔ اعضا دیئے، مال دیا، کروڑوں نعمتیں بخشیں اس کے حضور منہ اُجالا ہونے کی صورت نظر آئے اور مژدہ ہو، بشارت ہو، نوید ہو، تہنیت ہو کہ ایسا کرتے ہی اب تک جس قدر خیرات دی ہے وقف کیا ہے مسجد بنائی ہے ان سب کی بھی مقبولی کی امید ہوگی کہ جس جرم کے باعث یہ قابل قبول نہ تھی جب وہ زائل

ہوگیا انہیں بھی باذن اللہ تعالےٰ شرف قبول حاصل ہوگیا۔ چارۂ کار تو یہ ہے آگے ہر شخص اپنی بھلائی بُرائی کا اختیار رکھتا ہے۔

مدت دراز گزرنے کے بعد اگر زکوٰۃ کا تحقیقی حساب نہ معلوم ہوسکے تو عاقبت پاک کرنے کے لئے بڑی سے بڑی رقم جہاں تک خیال میں آسکے فرض کر لے کہ زیادہ جائے گا تو ضائع نہ جائے گا بلکہ تیرے رب مہربان کے پاس تیری بڑی حاجت کے وقت کے لئے جمع رہے گا۔ وُہ اُس کا کامل اجر جو تیرے حوصلۂ دگمان سے باہر ہے عطا فرمائے گا اور کم گیا تو بادشاہ قہار کا مطالبہ جیسا ہزار روپیہ کا ویسا ہی ایک پیسہ کا اگر بدیں وجہ کہ مال کثیر اور قرنوں کی زکوٰۃ ہے یہ رقم وافر دیتے ہوئے نفس کو درد پہنچے گا تو اول تو یہ ہی خیال کرلیجئے کہ قصوُر اپنا ہے سال بسال دیتے رہتے تو یہ گٹھڑی کیوں بندھ جاتی ہے پھر خدائے کریم عزوجل کی مہربانی دیکھئے اس نے یہ حکم نہ دیا کہ غیروں ہی کو دیجئے بلکہ اپنوں کو دینے میں دونا ثواب رکھا ہے ایک تصدق کا ایک صلۂ رحم کا تو جو اپنے گھر کے پیارے دل کے عزیز ہوں جیسے بھائی بھتیجے بھانجے انہیں دیجئے کہ اُن کا دینا چنداں ناگوار نہ ہوگا بس اتنا لحاظ کیجئے کہ نہ وہ غنی ہو، نہ غنی باپ زندہ کے نابالغ بچے نہ اُن سے علاقۂ زوجیت یا ولادت ہو یعنی نہ وُہ اپنی اولاد میں نہ آپ اُن کی اولاد میں۔

پھر اگر رقم ایسی ہی فراواں ہے کہ گویا ہاتھ بالکل خالی ہوا جاتا ہے تو دیئے بغیر تو چھٹکارا نہیں۔ خدا کے وہ سخت عذاب ہزاروں برس تک جھیلنے بہت دشوار ہیں دنیا کی یہ چند سانسیں تو جیسے بنے گزر ہی جائیں گی تاہم اگر یہ شخص اپنے اُن عزیزوں کو بہ نیت زکوٰۃ دے کر قبضہ دلا دے پھر وُہ ترس کھا کر بغیر اس کے جبر واکراہ کے اپنی خوشی سے بطور ہبہ جس قدر چاہیں واپس کردیں تو سب کے لئے سراسر فائدہ ہے اس کے لئے یہ کہ خدا کے عذاب سے چھوٹنا اللہ تعالیٰ کا قرض و فرض ادا ہوا اور مال بھی حلال و پاکیزہ ہو کر واپس ملا جو رہا وہ اپنے جگر پاروں کے پاس رہا ان کے لئے یہ فائدے ہیں کہ دنیا میں مال ملا عقبیٰ میں اپنے عزیز مسلمان بھائی پر ترس کھانے اور اُسے ہبہ کرنے اور اس کے ادائے

زکوٰۃ میں مدد دینے سے ثواب پایا۔ پھر اگر اُن پر پُورا اطمینان ہو تو زکوٰۃِ سالہاسال کا حساب لگانے کی بھی حاجت نہ رہے گی اپنا کل مال بطورِ تصدق انہیں دے کر قبضہ دلا دے پھر وہ جس قدر چاہیں اُسے اپنی طرف سے ہبہ کر دیں کتنی ہی زکوٰۃ اس پر تھی سب ادا ہو گئی اور سب مطلب بر آئے اور فریقین نے ہر قسم کے دینی و دنیوی نفع پائے۔ مولیٰ عزوجل اپنے کرم سے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آمین یارب العٰلمین واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جماعت اہل سُنّت پاکستان چکوال

مدرسہ اسلامیہ اشاعتُ العُلُوم چکوال میں جماعت اہل سُنّت پاکستان چکوال کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۷۲ء کو خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ نے دفتر کا افتتاح کیا۔ جماعت کا مقصد دین متین کی تبلیغ اور مسلک اہل سنت وجماعت کی اشاعت ہے

عہدیدار حضرات کے نام

سرپرست	حضرت حاجی فضل کریم صاحب دامت برکاتہم العالیہ
صدر	محمد عبدالحکیم شرف قادری
نائب صدر	مولانا غلام ربانی صاحب ناظم اشاعت العلوم چکوال
"	مولانا اکرام الحق صاحب مدرس اشاعت العلوم چکوال
ناظمِ اعلیٰ	جناب خواجہ جہانگیر صاحب
نائب ناظم	جناب خواجہ طارق محمود صاحب
ناظمِ نشرواشاعت	جناب سردار لیاقت علی صاحب
نائب ناظم	جناب محمد امیر صاحب محلہ قائد آباد
"	جناب چوہدری محمد اکبر صاحب
خزانچی	جناب شیخ عبدالغفور صاحب

ہماری مطبوعات ملنے کا پتہ

انجمن رضائے حبیب (رجسٹرڈ) مُریدکے ضلع شیخوپورہ